REVIEW OF RESEARCH
ISSN: 2249-894X
IMPACT FACTOR : 5.7631(UIF)
VOLUME - 14 | ISSUE - 5 | FEBRUARY - 2025

اُردو شاعری اور سرمایہ داری کی مخالفت

سید عبدالحنان بلال الدین۔
ریسرچ اسکالر، پی۔ ایچ۔ ڈی۔ اردو ریسرچ سینٹر۔
(ایس۔ ایس۔ اے۔ آرٹس اینڈ کامرس کالج شولاپور)

تمہید: انسان کو فطری طور پر ادب سے دلچسپی ہوتی ہے۔ اور خصوصاً شاعری سے لگاؤ ہر کسی کو ہوتا ہے۔ شاعری کے ذریعے شاعر بات کو اشعار کے ذریعے بیان کرتا ہے۔

شاعری انسانی جذبات و احساسات کے اظہار کا موثر ذریعہ ہے۔ شاعر سماجی مسائل پند و نصیحت، دل کے احساسات، خیالات کی ترجمانی کرتا ہے۔

اردو شاعری کے موضوعات پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ شاعری کے موضوعات حسن و عشق، ہوا کرتے تھے اور رومانوی، فطری منظر نامے اور درباروں کی شان و شوکت کے موضوعات پر ہوا کرتی تھی۔ زمانے کے تغیر سے شاعری کے موضوعات میں وسعت ہوئی اور شاعری کو سماجی انصاف، مساوات استحصال کے خلاف احتجاج انسانیت، معاشرتی خامیوں کی اصلاح کو موضوع سخن بنایا گیا۔

اردو شاعری نے ہمیشہ انسانیت کے مسائل معاشرتی تبدیلی کو ظاہر کیا ہیں۔ وہیں سرمایہ دارانہ نظام، زمینداروں، جاگیرداروں نے انسانیت کے مسائل کو مزید پیچیدہ اور غیر منصفانہ بنادیا ہے۔ سرمایاداری نے معاشرتی طبقات کو تقسیم کر دیا۔ سماج میں لوگوں کے درمیان خلیج بنادیا۔ امیر اور غریب کے درمیان تفریق کر دی۔ معاشرے کی مال و دولت چند مخصوص ہاتھوں میں چلی گئی۔ غریب غریب تر ہوتا گیا اور امیر امیر تر ہوا اور خلیج کسی طرح کم نہ ہو پا رہی تھی مال و دولت کی غیر منصفانہ تقسیم نے معاشرے کو توڑ کر رکھ دیا۔ ایسے حالات میں شعرا نے سرمایہ داری کے خلاف قلم اٹھایا اور مخالفت کی آواز بلند کیں۔

اردو شاعری کا تاریخی پس منظر:

سولہویں صدی عیسوی کے آغاز سے ہی اردو زبان کی ابتداء کے ساتھ شاعری کا آغاز ہوا۔ جب فارسی کے اثرات نے ہندوستان میں اپنی جڑیں مضبوط کیں۔ انیسویں صدی کے آخر میں جب برطانوی سامراجی حکمرانی اپنے عروج پر تھی، اردو شاعری میں ایک نیا رخ آیا۔ اس دور میں شاعروں نے سماجی مسائل پر قلم اٹھایا خاص طور پر ان افراد کے لیے جو استحصال کا شکار ہوئے تھے۔

یہ مقالہ اردو شاعری میں سرمایہ داری کے خلاف رجحانات اس کی تاریخی و سماجی اہمیت اور ترقی پسند شعراء کے خدمات پر روشنی ڈالے گا بلکہ ان شعراء کا تذکرہ بھی کیا جائے گا اس میں حوالہ جات حواشی بھی شامل کیے گئے ہیں تاکہ موضوع کو تحقیقی بنیادوں پر مضبوط بنایا جا سکے۔

سرمایہ داری کا تعارف اور اس کے اثرات:

سرمایہ داری ایک ایسا نظام ہے جس میں وسائل اور دولت کا زیادہ تر کنٹرول ایک محدود طبقے کے پاس ہوتا ہے۔ اس نظام میں مزدور طبقہ اپنی محنت کے باوجود مشکلات کا شکار رہتا ہے جبکہ سرمایہ دار طبقہ غیر منصافانہ طور پر دولت سمیٹتا ہے۔ سرمایہ داری کے اثرات درج ذیل ہیں۔

معاشراتی نابرابری : سرمایہ داری سماج میں امیروں اور غریبوں کے درمیان وسیع خلیج پیدا کرتی ہے۔

اخلاقی زوال: سرمایہ داری انسانی اقدار کو پس پشت ڈال کر دولت کو مرکزی اہمیت دیتی ہے۔

مزدوروں کا استحصال: مزدور طبقہ کم اجرت پر زیادہ کام کرنے پر مجبور ہوتا ہے جبکہ منافع کا بڑا حصہ سرمایہ دار لے جاتا ہے۔

اردو شاعری نے ان مسائل کو اپنی شاعری کا موضوع بنا کر سرمایہ داری کے خلاف احتجاج کیا اور عوامی حقوق کی حمایت کی۔

اردو شاعری میں سرمایہ داری کے خلاف آواز:۔

اردو شاعری نے ہمیشہ سماجی ناانصافی کے خلاف ایک مضبوط اور دلکش آواز فراہم کی ہے۔اردو کے مشہور ترقی پسند شعراء جیسے فیض احمد فیض، ساحر لدھیانوی، حبیب جالب اور دیگر نے سرمایہ داری کے استحصالی پہلوؤں کو اپنی شاعری میں موضوع بنایا۔

ترقی پسند تحریک اور شاعری:۔

اردو ادب میں سرمایہ داری کے اثرات کا سب سے نمایاں اظہار ترقی پسند تحریک میں ہوا جو1936ء میں قائم ہوئی۔اس تحریک نے سرمایہ داری کے خلاف آواز بلند کی، استحصالی نظام کی مذمت کی۔یہ تحریک بنیادی طور پر معاشرتی اور طبقاتی نابرابری کے خلاف اور ترقی پسند خیالات کی حمایت میں چلائی گئی ادبی تحریک تھی۔اس کے پیچھے مقصد سامراجیت، جاگیرداری، سرمایہ داری اور معاشرتی استحصال کے خلاف آواز بلند کرنا تھا۔ترقی پسند تحریک نے ادب میں سماجی مسائل کو مرکزی موضوع بنایا اور تخلیقی ادب کو سماجی شعور کی ترجمانی کا ذریعہ بنایا۔ ترقی پسند تحریک بنیادی طور پر برصغیر ہندو پاک میں کمیونسٹ نظریات سے متاثر ہو کر شروع کی۔یہ تحریک انجمن ترقی پسند مصنفین کے تحت وجود میں آئی۔اس کا پہلا اجلاس1936میں پریم چند کی صدارت میں لکھنو میں ہوا۔ترقی پسند تحریک کے شعری موضوعات میں ظلم وستم آزادی کی جدوجہد طبقاتی تقسیم غربت اور استحصال جیسے مسائل غالب رہے۔یہ شاعری زندگی کی حقائق کی ترجمانی کرتی تھی اور اس کا مقصد عوام کو بیدار کرنا تھا۔یہاں میں ترقی پسند شعرا میں سے چند شعراء کے کلام بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

فیض احمد فیض اردو کے وہ شاعر ہے جنھوں نے سماجی انصاف مزدوروں کے حقوق اور سرمایہ داری کے خلاف اپنی شاعری کو ایک موثر ہتھیار بنایا۔ان کے اشعار سرمایادارانہ نظام کے استحصالی پہلوؤں کو بے نقاب کرتے ہیں، اور ایک ایسے معاشرے کی امید جگاتے ہیں جہاں مساوات آزادی اور انسانیت کا راج ہو۔

فیض احمد فیض کے سرمایاداری کے خلاف اشعار:

ا۔ **نظم:** ہم دیکھیں گے

سب تاج اچھالے جائیں گے
سب تخت گرائے جائیں گے

تشریح: اس نظم میں فیض نے سرمایادارانہ اور جابرانہ نظام کے خاتمہ کا یقین دلایا ہے۔یہ اشعار انقلابی تحریکوں کا استعارہ بن چکے ہیں، اور استحصالی طبقے کے خلاف مزاحمت کا پیغام دیتے ہیں۔

(**حوالہ:** سروادی سینہ پبلیکیشن:لاہور 1979 صفحہ 43)

۲۔ مجھ سے پہلی سی محبت

اور بھی دکھ ہے زمانے میں محبت کے سوا

راحتیں اور بھی ہے وصل کی راحت کے سوا

تشریح: اس نظم میں فیض نے محبت جیسے ذاتی جذبات کو ترک کر کے سماجی اور معاشراتی مسائل کی طرف توجہ دی۔ سرمایادارانہ نظام کے خلاف یہ احتجاج ہے جو عوام کی حقیقی مشکلات کو اہمیت دیتا ہے۔

(حوالہ: نقش فریادی، پبلیکیشن لاہور 1941 صفحہ 15)

۳۔ نظم "یہ داغ داغ اجالا"

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

تشریح: فیض نے آزادی کے بعد بھی سماجی اور معاشی ناانصافی کو بیان کیا۔ یہ اشعار سرمایاداری کے وہ نقاب اتارتے ہے جو آزادی کے نام پر استحصال کو جاری رکھتے ہیں۔ (**حوالہ:** دست صبا، پبلیکیشن لاہور 1952 صفحہ 39)

سرمایہ داری کے اثرات کو اردو شاعری میں منفرد انداز میں پیش کیا گیا ہیں۔ یہ اشعار نہ صرف اس نظام کے منفی پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ اس کے خلاف جذبات کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔ ذیل میں سرمایہ داری کے اثرات کے مختلف پہلوؤں اور ان سے متعلق اشعار پیش کیے جا رہے ہیں۔

۱۔ طبقاتی تقسیم: سرمایہ داری کے تحت پیدا ہونے والے طبقاتی تقسیم اردو شاعری میں ایک اہم موضوع رہا ہے۔

یہاں محلات کے سائے میں بستے ہیں انسان
وہاں جھونپڑیاں تاریک اندھیرے ہے بے دام

[**حوالہ:** فیض احمد فیض، دست صبا، صفحہ 45]

وضاحت: فیض احمد فیض نے اپنی شاعری میں معاشرتی ناہمواری اور سرمایادارانہ نظام کے اثرات کو اجاگر کیا۔ جہاں امیر اور غریب کے درمیان خلاء وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

۲۔ استحصال اور غربت:

سرمایاداری نے محنت کش طبقے کا استحصال کیا اور ان کے حالات کو اور مزید ابتر کر دیا۔

یہ دنیا کے کارخانے مزدور کا لہو پیتے
یہ دولت کے انبار، انسانیت کو روندتے

(شاعر حبیب جالب) (**حوالہ:** حبیب جالب سرمایہ داری کے سائے، صفحہ 23)

وضاحت: حبیب جالب نے اپنی شاعری میں سرمایہ داری کے نتیجے میں پیدا ہونے والے استحصال اور مزدوروں کی حالت زار کو کھل کر بیان کیا ہے۔

۳۔ انسانی اقدار کا زوال:

سرمایہ داری کے زیر اثر انسانی اقدار اور رشتے مادی ضروریات کے تابع ہو گئے۔

یہ بازاروں کے چراغ یہ خوابوں کے سوداگر

یہ پیسوں کی حوس میں کھو گئے رشتے سارے

(**حوالہ:** احمد فراز: تنہا تنہا، صفحہ 88)

وضاحت: احمد فراز نے سرمایہ داری کی وجہ سے انسانی تعلقات میں آنے والی سرد مہری کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا۔

۴۔ ماحولیاتی مسائل:

سرمایاداری کے ماحولیاتی اثرات بھی اردو شاعری میں موضوع بنے۔

درخت کٹ گئے پرندے روٹھ گئے

یہ شہر کے خواب سب جلتے چراغ

(حوالہ: ن۔م۔ راشد صفحہ 56)

وضاحت: ن۔م۔ راشد نے سرمایہ دارانہ ترقی کی وجہ سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی مسائل پر روشنی ڈالی۔

۵۔ نفسیاتی اثرات:

سرمایہ درای نے افراد میں بے چینی تناؤ مقابلے کی فضا پیدا کی۔

یہ دوڑ دولت کی یہ سکون کا چھیننا

یہ جیتنے کی ضد میں سب کچھ ہار جانا

(**حوالہ:** پروین شاکر، خوشبو، صفحہ 72)

وضاحت: پروین شاکر نے سرمایہ داری کی نفسیاتی اثرات جیسے تناؤ اور بے سکونی کو اپنے کلام کا حصہ بنایا۔

تحریک مزاحمت:

اردو شاعری نے سرمایہ داری کے خلاف مزاحمت کو بھی جنم دیا۔

اٹھو کے یہ اب دیوار گرانی ہے

یہ ظلم کی فصیل توڑنی ہے

(**حوالہ:** جوش ملیح آبادی، شعلہ و شبنم، صفحہ 34)

وضاحت: جوش ملیح آبادی نے اپنی شاعری میں ظلم و استحصال کے خلاف انقلابی جذبات کو فروغ دیا۔

اردو شاعری میں سرمایہ داری کے اثرات کو گہرائی سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ اشعار صرف ادبی تخلیقات نہیں بلکہ سماجی شعور بیدار کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

جدید دور یعنی اکیسویں صدی میں اردو شاعری میں سرمایاداری کے خلاف جدوجہد کا اظہار کئی شعراء کے کلام میں نمایاں ہے۔ ان شعراء نے سرمایادارانہ نظام کے استحصالی پہلوؤں طبقاتی تقسیم اور مزدوروں کے حقوق کو موضوع بنایا۔ ذیل میں چند اہم شعراء ان کی شاعری کے نمونے اور وضاحت دی گئی ہیں۔

۱۔ وقاص عاجز:

یہ محلوں کی چمک یہ دولت کے یہ انبار

یہ خواب ہیں فقط یہ سب سرمایہ دار

ہمیں تو مل نہ سکا کوئی حق نہ انصاف

یہ دور بھی تو ہے ظالموں کا کاروبار

وضاحت: وقاص عاجز کی شاعری طبقاتی فرق، مزدوروں کی مشکلات اور سرمایہ دارانہ نظام کی بے حسی کو موضوع بناتی ہے۔ ان کے کلام میں انسانی حقوق اور سماجی انصاف کے لیے ایک جذباتی اپیل موجود ہے۔

(**حوالہ:۔** وقاص عاجز آبشار حیات صفحہ 45)

۲۔ شہزاد اظہر:

خوابوں کے سوداگر جھوٹے وعدے بیچتے ہیں

مزدور کے ہاتھ خالی اور بازار سستے ہیں

یہ نظام ہے استحصال کا،

جہاں خون سے زیادہ قیمت پانی کی ہے

وضاحت: شہزاد اظہر نے سرمایہ دارانہ نظام کے تحت پیدا ہونے والے عدم مساوات اور ناانصافی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کی شاعری سرمایہ داری کے خلاف عوامی مزاحمت کی عکاس ہے۔

(**حوالہ:۔** شہزاد اظہر، جدید اردو شاعری کی جہتیں صفحہ 78)

۳) میرے ہی لہو پر گزر اوقات کرو ہو

مجھ سے ہی امیروں کی طرح بات کرو ہو

(حوالہ: کلیم عاجز، غزل جماعت نہم، بال بھارتی)

تشریح: اس شعر میں زمیندار، سرمایہ دار اور جاگردارانہ نظام استبداد کی جانب بلیغ اشارہ کیا گیا ہے۔ لہو پر گزر اوقات سے مراد استحصال بالجبر ہے۔ اپنے خادموں اور کھیت مزدوروں (دہقانوں) کے ساتھ زمینداروں، سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کا رویہ بڑا جارحانہ ہوا کرتا تھا۔ وہ اپنے مزدوروں سے بے تحاشہ محنت کرواتے تھے اور بڑے تحکمانہ انداز میں ان سے گفتگو کیا کرتے تھے اسی بات چیت کو شاعر نے اس شعر میں پیش کیا ہے۔

سرمایہ داری کے خلاف اردو کے مشہور و معروف شاعر اور شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال نے شاعری کی۔

علامہ اقبال برصغیر کے ایک عظیم شاعر فلسفی اور مفکر تھے۔ ان کی شاعری محض جمالیاتی نہیں بلکہ فکری اور نظریاتی بھی ہے۔ اقبال نے اپنی شاعری میں سرمایہ داری پر سخت تنقید کی اور اسے ایک استحصالی نظام قرار دیا۔ وہ مزدوروں، غریبوں اور پسے ہوئے طبقات کے حامی تھے۔ اور ان کے اشعار میں سماجی انصاف کی خواہش نمایاں ہے۔

سرمایہ داری ایک استحصالی نظام: اقبال نے سرمایاداری کو محض ایک معاشی نظام نہیں بلکہ ایک تہذیبی بحران قرار دیا ہے جو انسانی قدروں کو تباہ کر رہا ہے۔ وہ سرمایہ داری کے تحت مزدوروں اور محنت کشوں کے استحصال پر کڑی تنقید کرتے ہیں اور اسے غیر انسانی قرار دیتے ہیں۔

علامہ اقبال کی شاعری میں سرمایہ داری پر تنقید:

ا۔ نظم: خضر راہ:۔ یہ نظم بانگ درا میں شامل ہے، جس میں اقبال نے سرمایہ داری، مغربی تہذیب اور استحصالی نظام پر تنقید کی ہے۔

یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ پیوند

بتانِ وہم و گماں لاالہ الااللہ

تشریح: یہ شعر سرمایہ داری کے اس پہلو کو واضح کرتا ہے جو مادی دولت اور رشتوں کو اصل زندگی سمجھتا ہے جبکہ اقبال کا نظریہ ہے کہ اصل حقیقت روحانی ہے جو سرمایہ داری میں ناپید ہو چکی ہے۔ (صفحہ نمبر 134 بانگ درا)

۲۔ نظم "لینن خدا کے حضور میں"

یہ نظم ارمغان حجاز میں شامل ہے جس میں اقبال نے کارل مارکس کے نظریات کی روشنی میں سرمایہ داری پر تنقید کی ہے۔

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات

تشریح: یہ شعر مزدوروں کی مشکلات اور سرمایہ داری کے باعث ان کے استحصال کی نشاندہی کرتا ہے۔ اقبال یہاں خدا سے شکوہ کرتے ہیں کہ وہ عادل ہے، مگر اس کے جہاں میں مزدوروں کی حالت بدتر ہے جس کا ذمہ دار سرمایہ داری ہے۔ (ارمغان حجاز صفحہ 78)

۳۔ نظم: ایک فلسفہ زدہ سید زادے کے نام

یہ نظم بال جبریل میں شامل ہے جس میں اقبال نے سرمایہ دارانہ نظام کے خاتمے کی پیشن گوئی کی ہے۔

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہو گا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہو گا

تشریح: یہ شعر سرمایہ دارانہ نظام کی حقیقت کو بے نقاب کرنے کا اعلان ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ وقت قریب ہے جب استحصالی نظام کا پردہ چاک ہو جائے گا اور ظلم کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔ (بال جبریل صفحہ 56)

۴۔ سرمایہ دارانہ نظام اور اسلامی معیشت:۔

اقبال سرمایہ داری کے خلاف ہیں لیکن وہ کمیونزم کے بھی حامی نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک اسلام کا نظام معیشت سب سے بہترین ہے جو نہ تو سرمایہ داری کی طرح استحصالی ہے اور نہ ہی کمیونزم کی طرح سخت گیر۔ وہ اسلامی اقتصادی اصولوں پر مبنی نظام چاہتے ہیں جس میں دولت کی منصفانہ تقسیم ہو۔

ع جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

تشریح: یہ شعر بتاتا ہے کہ اگر سیاست کو دین سے الگ کر دیا جائے تو وہ استحصالی اور ظالمانہ ہو جاتی ہے جیسا کہ سرمایہ داری میں ہوتا ہے۔ (ضرب کلیم صفحہ 89)

اقبال کی شاعری سرمایہ داری کے خلاف بغاوت کی ایک آواز ہے وہ اس نظام کو ظلم، استحصال اور نابرابری کی علامت سمجھتے ہیں۔ ان کے اشعار مزدوروں، غریبوں اور محروم طبقات کی حمایت کرتے ہیں۔ وہ اسلامی اصولوں پر مبنی ایک ایسا نظام چاہتے ہیں جہاں ہر انسان کو مساوی مواقع ملیں۔

خلاصہ: اردو شاعری نے ہمیشہ سماجی سیاسی اور اقتصادی مسائل کو اجاگر کیا ہے۔ سرمایہ داری کا نظام جو کہ طبقاتی تفریق اور استحصال پر مبنی ہے۔ اردو شاعری کے اہم موضوعات میں شامل رہا ہیں۔ شاعروں نے اس غیر منصفانہ نظام کی مخالفت کی اور عوامی شعور کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ اردو شاعری کی یہ مخالفت نہ صرف ایک ادبی سرگرمی تھی بلکہ اس نے سماجی تبدیلی کی تحریکوں کو بھی جنم دیا۔ اردو شاعری میں سرمایہ داری کے خلاف رجحانات ایک مضبوط احتجاج کی شکل میں سامنے آتے ہیں۔ یہ شاعری نہ صرف سرمایادارانہ نظام کی خامیوں کو

اجاگر کرتی ہے بلکہ سماجی انصاف اور مساوات کے قیام کا پیغام بھی دیتی ہے۔ فیض احمد فیض، ساحر لدھیانوی، حبیب جالب اور دیگر ترقی پسند شعراء کی شاعری آج بھی ایک تحریک کا درجہ رکھتی ہے۔

اقبال کی شاعری سرمایہ داری کے خلاف بغاوت کا اعلان ہے۔ ان کے نزدیک یہ نظام انسانیت کی تذلیل معاشرتی ناانصافی اور روحانی زوال کا سبب ہے۔ انھوں نے ایک ایسے اسلامی نظام معیشت کی وکالت کی جو عدل وانصاف اور مساوات پر مبنی ہو۔

Sayyed Abdul Hannan Hilaluddin
Research Scholar, Ph.D. Urdu Reasearch Center,
S S A Arts And Commerce College Solapur.